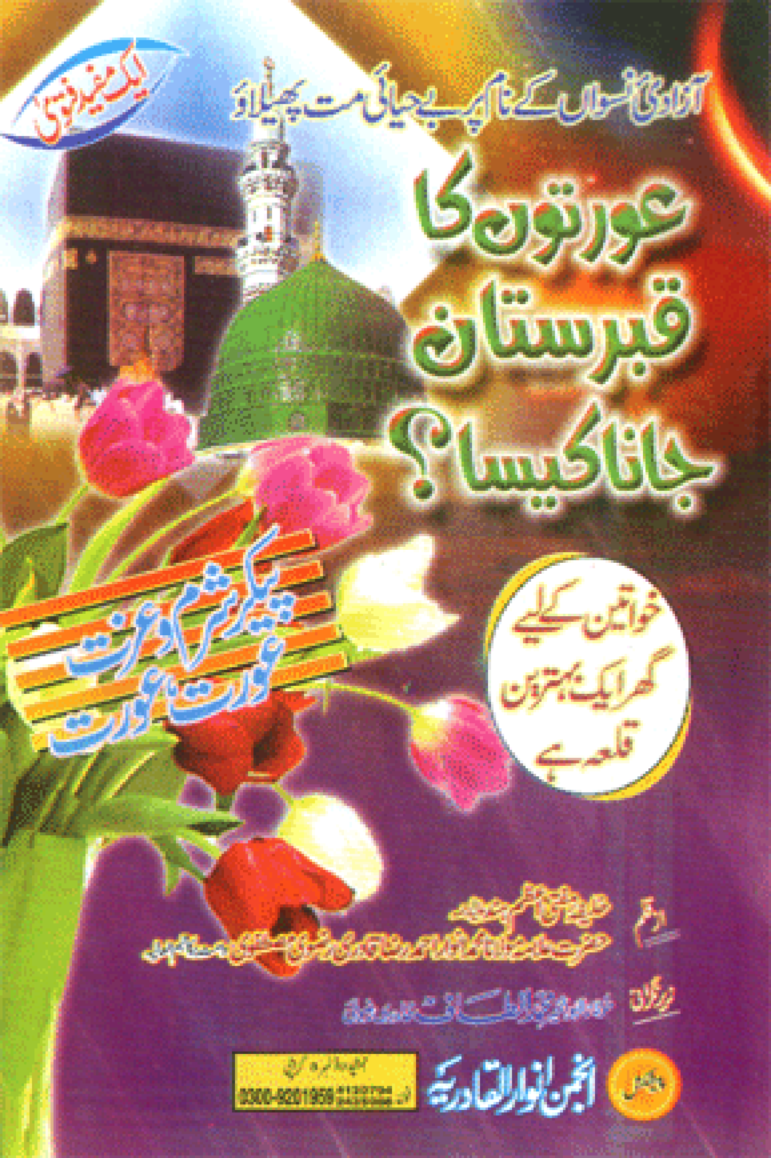
ایک مفید تحفہ
آزادئ نسواں کے نام پہ بے حیائی مت پھیلاؤ
عورتوں کا قبرستان جانا کیسا؟
خواتین کیلئے گھر ایک بہترین قلعہ ہے
پیکرِ شرم و عزت عورت عورت
انجمن انوار القادریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ھیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں کہ

سوال نمبر۱۔ عورتوں کو حاضری کیلئے مزارات پر جانا کیسا ہے؟

سوال نمبر۲۔ کیا بوڑھی عورتوں کو بغیر پردہ باہر آنے کی اجازت ہے؟

سوال نمبر۳۔ عورت کون کون سے مقامات پر جاسکتی ہے؟ وہ کتنے مقام ہیں؟ کیا ان مقامات میں زیارتِ قبور بھی شامل ہے؟

سوال نمبر۴۔ کیا عورتیں روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی حاضر نہ ہوں؟

الجواب بعون الملك الوهاب منه الصدق والصواب

(۱) عورتوں کا مزارات پر جانا سخت منع ہے۔

قال ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ المراۃ عورۃ واقرب ما تکون الی اللہ فی قعر بیتھا

فاذا خرجت استشرفھا الشیطان (عمدۃ القاری شرح البخاری باب خروج النساء الی المساجد)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، عورت سراپا شرم کا نام ہے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے اور جب باہر نکلے تو شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ عورتوں کا مزاروں پر جانا تو درکنار عبادت بھی گھر میں کرے۔

وکان ابراھیم نخعی یمنع نسائہ الجمعۃ والجماعۃ

حضرت ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اپنی مستورات (خواتین) کو جمعہ اور جماعت میں نہ جانے دیتے۔

جب ان خیر کے زمانوں، ان فیوض و برکات کے وقتوں میں عورتیں مساجد اور شرکتِ جماعت سے منع کردی گئیں (حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے) تو آج کے اس پُر فتن دور میں عورتوں کو زیارتِ قبور کی اجازت کیسے ہوگی جو شرعاً مؤکد (تاکید کی ہوئی) نہیں آج کا زمانہ تو سخت فساد کا زمانہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

لعن اللہ زوارات القبور (عمدۃ القاری باب زیارۃ القبور)

خدا کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔

عورتوں کو مساجد میں باجماعت نماز کیلئے جانا کیوں مکروہ ہے؟

قال اصحابنا لان فی خروجهن خوف الفتنة وهو سبب للحرام و ما یفضی الی الحرام

مرادهم یحرم لاسیما فی هذا الزمان لشیوع الفساد فی اهله (عمدۃ القاری باب خروج النساء الی المساجد)

ہمارے مشائخ نے ممانعت کی وجہ یہ بتائی کہ ان کے نکلنے میں فتنے کا اندیشہ ہے اور یہ حرام کا سبب ہے اور جو حرام تک لے جانے والا ہو وہ حرام ہے اس کے پیش نظر لفظ مکروہ سے ان کی مراد حرام ہے خصوصاً اس زمانے میں اس لئے کہ اب لوگوں میں خرابی اور برائی عام ہوگئی ہے۔

عنایہ امام اکمل الدین بابرتی میں ہے کہ امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد جانے سے منع فرمایا وہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے کر گئیں' اصل عبارت یہ ہے:۔

حیث قال ولقد نهی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النساء عن الخروج الی المساجد فشکون الی عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقالت لو علم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما علم عمر ما اذن لکن فی الخروج (العنایہ علی حامش فتح القدیر باب الامامۃ)

تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دیکھتے جو عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے دیکھا تو وہ بھی تمہیں مسجد جانے کی اجازت نہ دیتے۔

اسی طرح ایک دوسری عبارت غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز میں ہے:۔

الذی اشارت الیه عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا بقولها لو ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رای ما احدث النساء بعده لمنعهن کما منعت نساء بنی اسرائیل و اذا قالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا هذا عن نساء زمانها فما ظنك بنساء زماننا

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یوں اشارہ فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ باتیں دیکھتے جو عورتوں نے آج پیدا کرلیں تو انہیں مسجدوں سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب اپنے زمانے کی عورتوں کے بارے میں فرما رہی ہیں تو قارئین! ہمارے زمانے کی عورتوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اس ممانعت کے بعد پھر تابعین کے زمانے سے ائمہ کرام نے ممانعت شروع فرمادی پہلے جوان عورتوں کو منع کیا گیا پھر بوڑھیوں کو دن میں پھر رات میں بھی منع کردیا گیا یہاں تک کہ حکمِ ممانعت عام ہوگیا۔ کیا اس زمانے کی عورتیں استغفر اللہ گانے ناچنے والیاں یا ان میں شوق رکھنے والیاں یا فاحشہ تھیں ہرگز نہیں کیا اب صالحات (نیک) ہیں یا جب فاحشات (بری) تھیں اب صالحات زیادہ ہیں یا جب فیوض و برکات نہیں تھے اب ہیں یا جب کم تھے اور اب زیادہ ہیں

حاشا بلکہ قطعاً یقیناً اب ہر چیز بر عکس (اُلٹ) ہے اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں جب اگر ایک فاسقہ تھی تو اب ہزاروں ہیں اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے فیض تھا۔

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لا یاتی عام الا والذی بعدہ شر منہ (صحیح البخاری باب لا یاتی الزمان، ج ۲ ص ۱۰۴۷)

یعنی جو سال بھی آئے گا اس کے بعد والا بُرا ہی ہو گا۔

غنیۃ میں بحوالہ تاتارخانیہ نقل کردہ از شعبی ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔

سئل القاضی عن جواز خروج النساء الی المقابر قال لا یسئال عن الجواز و الفساد فی مثل ھذا و انما یسال عن مقدار ما یلحقھا من اللعن فیھا و اعلم انھا کلما قصدت الخروج کانت فی لعنۃ اللہ و ملئکۃ و اذا خرجت تحفھا الشیاطین من کل جانب و اذا اتت القبور یلعنھا روح المیت و اذا رجعت کانت فی لعنۃ اللہ (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز)

یعنی امام قاضی سے پوچھا گیا کہ عورتوں کو مزاروں (مقبروں) پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا ایسی جگہ جواز و عدمِ جواز نہیں پوچھتے یہ پوچھو کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے جب عورت گھر سے قبور کی طرف جانے کا ارادہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے اسے شیطان گھیر لیتے ہیں جب قبروں پر پہنچتی ہیں میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے جب واپس آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

عمدۃ القاری شرح بخاری میں ہے:

حاصل الکلام من ھذا کلہ ان زیارۃ القبور مکروھۃ للنساء بل حرام فی ھذا الزمان

حاصل یہ کہ عورتوں کا زیارتِ قبور کیلئے جانا مکروہ ہے بلکہ اس زمانے میں حرام ہے۔

حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد صالحہ، عابدہ، متقیہ تھیں پھر حضرت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کا نکاح ہوا پھر بعد میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کا نکاح ہوا۔ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان مسائل کے معنی پر عملی طور سے متنبہ کرکے حاضری مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے بیحد عشق تھا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو منع فرماتے وہ نہ مانتیں ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے وقت اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازے میں چھپ رہے جب آپ آئیں اس دروازے سے آگے بڑھی ہی تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: انا للہ فسد الناس (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ حضرت عاتکہ بنت زید) یعنی ہم اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں لوگوں میں فساد آگیا۔ یہ فرما کر مکان کو واپس آگئیں اور پھر کبھی

باہر نہ نکلیں آپ کا جنازہ مبارکہ ہی باہر نکلا۔ اچھاجب وہ واپس آگئی تھیں تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی، فاسق غلط مردوں کی طرف سے اس پر خوف ڈر کا کیا علاج۔ ہر طرح کی عورتوں کو منع فرمانا مقدس پاک دامنوں کی عزت شریروں کے شر سے بچانا۔

ہمارے ائمہ کرام نے دونوں علتیں ارشاد فرمائیں یعنی اگر فاسقہ عورت باہر نکلے تو فرمایا:

لما فی خروجهن من الفساد ان کے نکلنے میں فساد (خرابی) ہے۔

اور نیک بیبیاں نکلیں تو فرمایا:

لما فیه من خوف الفتنة اس لئے کہ اس میں (باہر نکلنے میں) فتنے کا اندیشہ ہے۔ (الہدایہ باب الامامۃ)

باہر نکلنے میں یا عورت پر خوف ہو گا یا عورت سے خوف ہو گا۔ اس لئے فتنہ و فساد کی وجہ سے مزارات پر جانے کی بھی ممانعت واقع ہوئی۔

(۴) کیا بوڑھی عورتوں کو بغیر پردہ باہر آنے کی اجازت ہے؟

(الجواب) بوڑھی عورتوں کو بھی باہر نکلنے کی اجازت ہرگز نہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

هذا عند ابی حنیفة وله ان فرط الشبق حامل فتقع الفتنة (فتح القدیر)

امام اعظم کی دلیل یہ ہے کہ فاسقوں میں شہوت کی زیادتی انہیں بوڑھی عورتوں پر بھی برانگیختہ کرلے گی اس طرح فتنہ واقع ہو گا۔ لہٰذا بوڑھی عورتوں کا نکلنا بھی ممنوع ہو گا۔

(۳) عورت کون کون سے مقامات پر جا سکتی ہے؟ وہ کتنے مقام ہیں؟ کیا ان مقامات میں زیارتِ قبور بھی شامل ہے؟

(الجواب) شوہر عورت کو سات مقامات پر نکلنے کی اجازت دے سکتا ہے:۔

(۱) ماں باپ دونوں یا کسی ایک کی ملاقات کیلئے (۲) ان کی عیادت کیلئے (۳) ان کی تعزیت کیلئے (۴) محارم کی ملاقات کیلئے (۵) اگر دائی ہو (۶) مردہ کو نہلانے والی ہو (۷) یا اس کا کسی دوسرے پر حق ہو یا دوسرے کا اس پر حق ہو، تو اجازت بلا اجازت جا سکتی ہے۔ حج بھی اسی حکم میں ہے لیکن وہ بھی محرم کے ساتھ۔

ان کے علاوہ اور صورتیں جیسے اجنبیوں کی ملاقات، عیادت، ولیمہ شوہر ان کیلئے اجازت نہ دے اور اگر دی تو دونوں گنہگار ہوں گے ملاحظہ ہو کہ ان مقامات میں کہیں زیارتِ قبور کا ذکر نہیں۔

عورتوں کو جنازے میں جانے کی اجازت نہیں تو قبروں پر جانے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے!

لا ینبغی للنساء ان یخرجن فی الجنازۃ لان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھا ھن عن ذلک

وقال انصرفن ما ذوارت غیر ما جورات (بحر الرائق کتاب الجنائز)

عورتوں کو جنازے میں نہ جانا چاہئے اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کیلئے اس کی ممانعت کی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر جائیں تو ثواب کی جگہ گناہوں سے بھاری ہو کر پلٹیں گی۔ اتباع جنازہ فرضِ کفایہ ہے جب اس کیلئے ان کا نکلنا ناجائز ہوا تو زیارتِ قبور جو صرف مستحب ہے اس کیلئے کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

درِ مختار میں ہے:

ویکرہ خروجھن تحریما (باب صلوۃ الجنائز)

عورتوں کا نکلنا مکروہِ تحریمی ہے۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو بزرگوں کے مزاروں پر جانا منع ہے جیسا کہ احکامِ شریعت حصہ دوم میں ہے کہ عورتوں کو مزاراتِ اولیاء و مقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے۔

اور بہارِ شریعت حصہ چہارم میں ہے کہ اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً (یعنی جوان ہوں یا بوڑھی سب مزارات کی حاضری سے) منع کی جائیں۔

دو اہم ضروری مسائل اور دعاؤں کا قبول نہ ہونا

جو عورتیں ننگے سر اور گلا و سینہ کھول کر سرعام گھومتی پھرتی ہیں اور ان کے ذمہ دار باپ، بھائی، شوہر وغیرہ نہیں روکتے تو وہ سخت گنہگار ہیں۔

حدیث شریف میں ہے: ان اللہ لا یستحب دعاء قوم یلبسون الخلخال نساءھم یعنی سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا جو اپنی عورتوں کو باجنے والے پازیب پہناتے ہیں۔ (تفسیرات احمدیہ ملا جیون)

اور جب زیور کی آواز دعاء کی قبولیت نہ ہونے کا سبب بنتی ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کا ننگے سر بے حیائی سے گھومنا پھرنا بدرجہ اولیٰ غضبِ الٰہی کا سبب ہوگا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دفن ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شرم کے باعث بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی۔

كنت ادخل بيت الذى فيه رسول صلى الله تعالى عليه وسلم و انى واضع ثوبى و اقول انما هو زوجى و ابى فلما دفن عمر معهما فو الله ما دخلته الا و انا مشدودة على ثيابى حياء من عمر (مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ صحیح مستدرک باب زیارۃ القبور)

یعنی میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی وہاں کون ہیں یہی میرے شوہر یا میرے باپ صلی اللہ تعالیٰ علی زوجھا ثم ابیھا ثم علیھا و بارك وسلم

جب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے خدا کی قسم میں بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی حضرت عمر سے شرم کے باعث۔

فرمایئے اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے اور دفن فاروق سے پہلے اس لفظ کا کیا منشا تھا کہ مکان میں میرے شوہر کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں اور کون ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب ممانعت نہیں ہوئی تھی اس وقت بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزار والے سے شرم محسوس فرماتیں۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ قبر والوں سے بھی پردہ ہے کیونکہ وہ ہر زائر کو دیکھتے ہیں۔ لہٰذا زیارتِ قبور کیلئے عورتوں کا جانا ہرگز درست نہیں۔

عورتوں کو زیارت قبور منع ہے۔

لعن اللہ زائرات القبور (ھکذا فی الفتاویٰ الرضویہ جلد چہارم)

اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔

اور عورتوں کا مردوں میں خلط ملط ہونا سخت خرابی ہے کہ عورت کو گوشہ نشینی کا حکم ہے۔

(۴) کیا عورتیں روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی حاضر نہ ہوں؟

(الجواب) عورتوں کو مزاروں پر جانے کی ممانعت ہے اور صرف ایک آستان کی اجازت ہے۔ روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عورتیں حاضر ہو سکتی ہیں اور یہ قریب واجب ہے۔ حاضری و خاک بوسی آستان عرش نشان سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم المندوبات بلکہ قریب واجبات ہے اس سے نہ روکیں گے اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں دیگر مزاراتِ اولیاء اور دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع مصنف غنیۃ ہرگز پسند نہیں کرتا خصوصاً اس طوفان بدتمیزی رقص و مزامیر میں جو آج کل جہال نے اعراس طیبہ میں برپا کر رکھا ہے اس کی شرکت تو میں عوام رجال (مردوں) کو بھی پسند نہیں کرتا۔

(ھکذا فی الفتاویٰ الرضویہ جلد چہارم)

قبر والے زائرین کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں

حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من احد یمر بقبر اخیہ المومن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام (شرح الصدور باب زیارۃ القبور)

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور اسے سلام کرتا ہے اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا اب بھی پہچانتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ای جوابا یسمعہ الحی و الا فھم یردون حیث لا یسمع (شرح الصدور باب زیارۃ القبور)

یعنی حدیث کی یہ مراد ہے کہ مُردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندہ سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انہیں عطاف مخزولی کی خالہ سے روایت کیا کہ ایک دن میں نے قبر سیّدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اسکے ساتھ فرمایا:

من یخرج من تحت القبر اعرف کما اعرف ان اللہ خلقنی و کما اعرف اللیل والنھار (دلائل النبوۃ باب قول اللہ لا تحسبن الذین)

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے پہچانتا ہوں جیسے یہ پہچانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا اور جس طرح رات اور دن کو پہچانتا ہوں۔

بیہقی شعب الایمان میں حضرت محمد بن واسع سے روایت کیا گیا ہے:

قال بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارھم یوم الجمعۃ و یوما قبلہ و یوما بعدہ

مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے پہلے اور ایک دن اس سے بعد۔

یعنی اس حدیث شریف کے یہ معنی کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین دن میں ان کے علم و ادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت اور شناسائی انہیں ان روزوں میں ہوتی ہے اور دِنوں سے بہت زیادہ ہے نہ صرف یہی دن علم و ادراک کے ہوں ابھی سن چکے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کثیرہ مطلق ہیں جن میں بلا تخصیص ایام اور ان کا علم و ادراک ثابت فرمایا۔

قبر والے قدموں کی آہٹ بھی سنتے ہیں

بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی اپنے صحاح اور امام احمد مسند میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور، سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ لیسمع خفق نعالھم اذا انصرفوا (صحیح مسلم باب عرض معقد المیت)

مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بے شک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

طبرانی و ابن مردویہ ایک طویل حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کرتے ہیں:

قال شھدنا جنازۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما فرغ من دفنھا

و انصرف الناس قال انہ الآن یسمع خفق نعالکم (شرح الصدور بحوالہ طبرانی اوسط)

فرمایا ہم ایک جنازہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر تھے جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ اہل قبور زائروں کو جانتے پہچانتے ہیں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں بلکہ ہمارے قدموں کی آہٹ کو بھی سن لیتے ہیں یہ علیحدہ بات ہے کہ ہم ان کو نہ دیکھ سکتے ہیں نہ ان کی آواز سن سکتے ہیں لیکن وہ جیسے دنیا میں پہچانتے تھے اسی طرح اپنی قبور میں دیکھتے پہچانتے ہیں لہٰذا عورتوں کا مزاروں پر جانا کسی صورت میں بھی دُرست نہیں کیونکہ عورتیں اگر قبروں پر جائیں ان پر قبر والے لعنت کرتے ہیں جیسا کہ پیچھے حدیث شریف میں گزرا' اور قبر والے زائروں کی بداعتدالیوں سے ایذاء پاتے ہیں' اور آجکل عورتوں کا مزاروں پر جانا بھی بدرجہ اولیٰ انہیں بداعتدالیوں میں سے ہے اور ائمہ کرام نے بوجہ فتنہ و فساد عورتوں کو مساجد اور مطلق باہر نکلنے (مزاروں پر جانے) سے منع فرمادیا ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم میں بہت سے دلائل کے بعد فرماتے ہیں موت کو تمام حواس و ادراک و دیگر اوصاف حیات سے یکساں نسبت ہے لہذا عورتوں کا مزاروں پر جانا دُرست نہیں اور آج کل کے دور میں تو ہرگز ہرگز جائز نہیں کیونکہ آج کل ہر جگہ فحاشی، عریانی، بے پردگی کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ اور خاص کر اولیائے کرام علیہم الرضوان کے مزارات اکثر و بیشتر پر مردوں عورتوں کا خلط ملط ہونا اور ترنم اور لہجے سے گانا اور ناچنا اور دیگر افعال مکروہ ممنوعہ قبیحہ کا ہونا جو آج کل عوام الناس نے مروج کردیا ہے جو سراسر خلافِ شرع اور بے ہودگی ہے۔ ایسے میں عورتوں کا مزاروں پر جانا کئی (بہت) سے گناہوں کو دعوت دینا ہے لہذا مردوں پر لازم ہے کہ وہ عورتوں کو مزاروں پر جانے سے منع کریں اور اپنا فرض پورا کریں۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب واللہ و رسولہ الہادی

انوار احمد رضا مصطفوی رضوی غفرلہ

مدرس و مفتی جامعہ رضویہ انوار القادریہ میلسی (ملتان)

مصدقہ: دارالافتاء دارالعلوم انوار القادریہ رضویہ

حیدرآباد کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی